سوال

اہل تصوف کی عبادات میں بکثرت بدعات ہوتی ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل صوفیہ کے سلسلے بکثرت پائے جاتے ہیں' مثلاً نقشبندیہ اورقادریہ' ہمارے ہاں مراکش میں جیلانیہ' تجانیہ' ترقاویہ' وازانیہ' دلائیہ' ناصریہ' علویہ' کتانیہ اور دیگر بہت سے ناموں سے سلسلے موجود ہیں۔ میں نے ان کے اوراد ووظائف دیکھے تو باہم ملتے جلتے ہیں۔ سب کے ہاں صبح کے اوراد میں سوبار استغف

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صوفیانہ سلسلہ کے مشائخ پر زہد اور عبادت کا رنگ غالب ہے۔ لیکن ان کی عبادتوں میں بکثرت بدعتیں اور خرافات موجود ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے منفرد نام کا ذکر کرنا مثلاً (اللہ۔ حی۔ قیوم) یا ضمیر غائب کے ساتھ اس کا ذکر کرنا۔ ھو۔ ھو۔ ھو...) یا ایسے نام سے ذکر کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا نام بیان نہیں فر

اللہ والسمع والطاعة وان کان عبدا حبشیا، وانه من یعش منکم فیسری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین عضوا علیها بالنواجذ وایاکم ومحدثات الأمور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة)

ن کرتا ہوں اور (حکم) سن کر تعمیل کرنے کی (وصیت کرتا ہوں) اگرچہ ایک خلافائے راشدین کی سنت پر قائم رہنا۔ اسے داڑھوں سے (خوب مضبوطی سے) پکڑنا اور نئے نکالے جانے والے کاموں سے بچنا۔ کیونکہ ہر نیا نکالا جانے والا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اسے ''حسن صحیح'' قرار دیا ہے۔ اسی طرح سوال میں استغفار اور درود شریف کے ورد کے متعلق جو سوال کیا گیا ہے' اس کا بھی یہی جواب ہے۔ وہ اگرچہ بامعنی کلام ہے اور وہ بنیادی طور پر کار ثواب اور شرعی عبادت ہے۔ لیکر

ن أحدث فی أمرنا هذا ما لیس منه فهو رد)

نے ہمارے اس دین میں اسی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں تھی تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

مل عملا لیس علیه أمرنا فهو رد)

نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے طریقے کے مطابق نہیں ہے وہ ناقابل قبول ہے۔''

ن جو شخص اس مقرر تعداد سے یا اس مقرر وقت پر ان الفاظ کے ساتھ ذکر کرے جو صحیح احادیث میں مذکور ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ مثلاً یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

له الا اللہ وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر فی یوم مائة مرة کانت له عدل عشر رقاب وکتبت له مائة حسنة ومحیت عنه مائة سیئة وکانت له حرزا من الشیطان یومه ذلک حتی یمسی، ولم یأت أحد بأفضل مما جاء به الا رجل عمل أکثر منه)

دن میں سوبار کہے: لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وطو علی کل شی قدیر اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ معاف ہوجائیں گے اور وہ اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور کسی کا عمل اس سے افضل نہیں ہوگا مگر جس نے

اس حدیث اکو لامام بخارمسلم نے روایت کیا ہے۔ اسی طرح یہ بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قال سبحان اللہ وبحمده فی یوم مائة مرة حطت عنه خطایاه وان کانت مثل زبد البحر)

یک دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا' اس کے گناہ معاف ہوجائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

یث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایات کیا ہے۔ اس طرح کے دیگر اذکار جن کے وقت اور تعداد کا تعین احادیث سے ثابت ہوجائے' ان کے وقت اور تعداد کا خیال رکھنا مشروع ہے بشرطیکہ اس کی کیفیت میں کسی قسم کی بدعت شامل نہ ہوجائے۔ ورنہ وہ ذکر مذموم بدعت میں شمار ہوگا جس طرح یہ جواب

کبھی کبھار بدعت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ اس میں فوت شدہ یا دور دراز جگہ پر موجود بزرگوں سے مدد طلب کی جاتی ہے اور مشکلات کے حل کی درخواست کی جاتی ہے' اس طرح شرک اکبر کا ارتکاب ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

1

محدث فتویٰ